رہبرِ تعلیم

"نصاب نسلوں کی تعمیر کا"

پہلا شمارہ | 15 روزہ میگزین

رہبرِ تعلیم ڈیجیٹل میگزین

خصوصی اشاعت برائے پرنسپلز اور اساتذہ

◆ امتحانات کا طوفان:

رزلٹ ڈے کو خوف کے بجائے جشن کیسے بنائیں؟

◆ نئے داخلوں کا جادو:

والدین آپ کے سکول کا ہی انتخاب کیوں کریں؟

◆ رمضان المبارک:

روحانی سکون اور سکولوں کے لیے ڈیجیٹل انقلاب!

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست موضوعات

امتحانات کا دباؤ اور اساتذہ کی ذہنی تھکن کا علاج 7

شفاف اور معیاری نتائج، پرچوں کی جانچ کا کڑا امتحان 8

کمزور طلباء کی کارکردگی اور ناراض والدین کا سامنا.. 9

نتیجے کا دن، خوف کے بجائے جشن کا دن کیسے بنائیں 10

صرف پوزیشن ہولڈرز کیوں؟ ہر بچے کی حوصلہ افزائی ضروری ہے 11

امتحانی ہال کا خوفناک ماحول اور معصوم ذہنوں کی پکار 13

پرنسپل کی قائدانہ بصیرت اور آخری پندرہ دن کا طوفان 14

رزلٹ کارڈ کے روایتی ریمارکس اور استاد کے قلم کی طاقت 15

نتائج کے بعد اساتذہ کا اپنا احتساب اور تدریس کا جائزہ.. 17

نئے تعلیمی سال کا ولولہ انگیز آغاز اور پیشگی منصوبہ بندی..20

نئے داخلوں کے لیے جدید تشہیر، سکرین کا جادوئی اور مؤثر استعمال 23

پہلا تاثر ہی آخری فیصلہ ہے، نئے والدین کو کیسے اپنا گرویدہ بنائیں 24

پر کشش داخلہ مہم اور تشہیری مواد کے حیرت انگیز راز 25

انفرادیت اور پہچان، والدین آپ کے سکول کا ہی انتخاب کیوں کریں 27

فیسوں کی وصولی اور رعایت کا کٹھن مرحلہ، ایک دانشمندانہ حکمت عملی 28

اساتذہ کا باوقار کردار، سکول کی کامیابی اور تشہیر کا سب سے طاقتور ہتھیار 29

فیس زیادہ ہے کی شکایت اور والدین کے تند و تیز سوالات کا مسکراتا ہوا جواب 31

مطمئن والدین کا اعتماد اور نئے داخلوں کا ایک ایسا طوفان جسے روکا نہ جا سکے 32

نئے بچوں کا پہلا دن اور سکول میں ایک یادگار اور خوف سے پاک استقبال 33

رمضان المبارک، ہمدردی اور انسانیت کا عظیم مہینہ 36

صدقہ اور خیرات، رزق بانٹنے اور اسانیاں پیدا کرنے کا موسم 37

قران کا مہینہ اور زندگی کو سیدھے راستے پر لانے کا پیغام 38

رحمت اور بخشش، اپنے اور دوسروں کے لیے معافی کا راستہ 39

مساوات کا درس، چھوٹے بڑے کے فرق کو مٹانے والا مہینہ 40

عبادات کا احترام اور عملی زندگی میں ان کا شاندار اثر 41

صبر اور برداشت، معاشرے میں محبت اور سکون کا ذریعہ..42

انسانیت کی خدمت، تکالیف سے نکالنے والا حقیقی راستہ 43

اخلاقی تربیت، انسان کو مکمل اور سچا انسان بنانے کا مہینہ 44

حقوق العباد، رشتوں کی پاسداری اور ہمدردی کا لازوال پیغام 45

ماہ رمضان المبارک، روحانی سکون اور جدید مہارتیں سیکھنے کا سنہری دور 46

رہبر تعلیم کی شاندار مطبوعات، اپنے ادارے کی لائبریری کو علم کا عظیم خزانہ بنائیں 47

جدید دور کے تقاضے اور رہبر تعلیم کی شاندار ڈیجیٹل سروسز 48

ایک دردمندانہ اپیل، علم کے اس عظیم مشن کو زندہ رکھنے کے لیے ہمارا ساتھ دیجیے 49

باب نمبر 1: امتحانات، نتائج اور نفسیاتی چیلنجز

"ایک عام سکول نتائج کا اعلان کرتا ہے، لیکن ایک عظیم سکول اپنے بچوں کی محنت کا جشن مناتا ہے۔"

اس باب کے اہم موضوعات کی جھلک:

- امتحانی ہال کا خوفناک ماحول اور معصوم ذہنوں کی پکار
- ناراض والدین کا سامنا اور کمزور طلباء کی کارکردگی
- رزلٹ کارڈ کے روایتی ریمارکس اور استاد کے قلم کی طاقت
- رزلٹ ڈے کو خوف کے بجائے جشن کیسے بنائیں؟

امتحانات کا دباؤ اور اساتذہ کی ذہنی تھکن کا علاج

تعلیمی سال کا اختتام ایک ایسا وقت ہوتا ہے جب سکول کی عمارت میں خاموشی تو ہوتی ہے لیکن اساتذہ اور پرنسپل کے ذہنوں میں ایک طوفان برپا ہوتا ہے۔ امتحانات کی تیاری، پرچوں کی ترتیب اور پھر ان کی جانچ پڑتال، یہ سب کوئی عام کام نہیں ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب ایک استاد کی ذہنی اور جسمانی توانائی اپنے آخری امتحان سے گزر رہی ہوتی ہے۔

بطور پرنسپل اور سکول لیڈر، یہ لمحہ آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کا سب سے بڑا امتحان ہے۔ اساتذہ مشینیں نہیں ہیں، وہ حساس انسان ہیں جو سارا سال دوسروں کے بچوں کا مستقبل سنوارنے میں اپنی توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ جب وہ تھک جائیں تو انہیں احکامات کی نہیں، بلکہ ایک شفیق کندھے اور حوصلہ افزا الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اپنے سٹاف روم کا ماحول بدلنے کی کوشش کریں۔ امتحانات کے ان دنوں میں اساتذہ کے لیے چائے کا ایک اچھا کپ، ایک مسکراتا ہوا چہرہ، اور چند تعریفی کلمات ان کی ساری تھکاوٹ دور کر سکتے ہیں۔ انہیں یہ احساس دلائیں کہ ادارے کو ان کی محنت کا احساس ہے اور وہ اس تعلیمی جنگ میں اکیلے نہیں ہیں۔

ایک بہترین سکول وہ نہیں جو صرف امتحانات میں اچھے نمبر لے کر آئے، بلکہ بہترین سکول وہ ہے جہاں کا عملہ ذہنی سکون کے ساتھ کام کرے۔ اپنے اساتذہ کو کچھ وقت کا وقفہ دیں، ان کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو نظرانداز کریں، اور انہیں یاد دلائیں کہ وہ معمارِ قوم ہیں، اور قومیں تھکے ہوئے ذہنوں سے نہیں، بلکہ زندہ اور توانا جذبوں سے تعمیر ہوتی ہیں۔

شفاف اور معیاری نتائج، پرچوں کی جانچ کا کڑا امتحان

جب ایک استاد کے ہاتھ میں سرخ قلم ہوتا ہے اور سامنے کسی طالب علم کا امتحانی پرچہ، تو وہ صرف کاغذ پر نشان نہیں لگا رہا ہوتا، بلکہ وہ ایک بچے کے مستقبل کا فیصلہ لکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ سرخ قلم دراصل ایک ترازو ہے جس میں استاد کے عدل اور دیانت کا وزن کیا جاتا ہے۔

اساتذہ کو یہ بات گہرائی سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پرچے پر دیا گیا ایک ایک نمبر بچے کی نفسیات، اس کے والدین کی امیدوں اور اس کے مستقبل کی سمت کا تعین کرتا ہے۔ پرچے چیک کرتے وقت اپنی ذاتی تھکاوٹ، غصے یا گھریلو پریشانی کو کبھی بھی طالب علم کے پرچے پر حاوی نہ ہونے دیں۔

ہر پرچے کو اس نظر سے دیکھیں کہ جیسے یہ آپ کے اپنے بچے کا پرچہ ہے۔ اگر کوئی بچہ کسی سوال کا جواب روایتی انداز سے ہٹ کر اپنے الفاظ میں لکھنے کی کوشش کرے، تو اس کی حوصلہ افزائی کریں۔ رٹے ہوئے الفاظ کو تلاش کرنے کے بجائے بچے کی سمجھ بوجھ اور تخلیقی سوچ کو نمبر دیں۔

یاد رکھیں کہ امتحانی پرچہ بچے کی پوری شخصیت کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اگر کسی بچے کے نمبر کم آ گئے ہیں، تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ زندگی کی دوڑ میں ہار گیا ہے۔ شفاف نتائج کا مطلب صرف نمبروں کا درست جوڑ نہیں، بلکہ اس بات کا عزم ہے کہ ہم نے ہر بچے کی محنت کے ساتھ مکمل انصاف کیا ہے۔

کمزور طلباء کی کارکردگی اور ناراض والدین کا سامنا

نتیجے والے دن سب سے مشکل مرحلہ ان والدین کا سامنا کرنا ہوتا ہے جن کے بچوں کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہوتی۔ وہ غصے، مایوسی اور شکایات کے ساتھ سکول آتے ہیں۔ ایسے میں انتظامیہ اور اساتذہ کا رویہ ہی حالات کو سنبھال سکتا ہے یا مزید خراب کر سکتا ہے۔

جب کوئی ناراض والد یا والدہ آپ کے سامنے بیٹھے ہوں، تو دفاعی انداز اپنانے کے بجائے ہمدردی کا رویہ اختیار کریں۔ ان کی بات کو پوری توجہ اور تحمل سے سنیں۔ انہیں یہ احساس دلائیں کہ آپ بھی ان کے بچے کی کارکردگی پر اتنے ہی فکرمند ہیں جتنے کہ وہ خود ہیں، اور ادارہ ان کے ساتھ کھڑا ہے۔

والدین کو صرف بچے کی کمزوریاں نہ گنوائیں۔ ہر بچے میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے۔ بات کا آغاز بچے کی کسی مثبت عادت یا خوبی سے کریں۔ اس کے بعد انتہائی نرمی سے بتائیں کہ اسے کن مضامین میں مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ شکایات کا دفتر کھولنے کے بجائے انہیں بہتری کا ایک واضح اور عملی راستہ دکھائیں۔

انہیں یہ سمجھائیں کہ ایک امتحانی نتیجہ بچے کی زندگی کا آخری فیصلہ نہیں ہوتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ سکول میں کمزور سمجھے جانے والے بہت سے بچوں نے عملی زندگی میں حیران کن کامیابیاں حاصل کیں۔ والدین کو مایوس کر کے واپس نہ بھیجیں، بلکہ ان کے دلوں میں امید کا وہ بیج بوئیں جو اگلے تعلیمی سال میں ایک تناور درخت بن سکے۔

نتیجے کا دن، خوف کے بجائے جشن کا دن کیسے بنائیں

ہمارے تعلیمی نظام کا ایک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم نے نتیجے کے دن کو بچوں اور والدین کے لیے ایک خوفناک دن بنا دیا ہے۔ بچے سہمے ہوئے ہوتے ہیں اور والدین کے چہروں پر فکر کے سائے ہوتے ہیں۔ ہمیں اس فرسودہ سوچ کو بدلنا ہو گا اور اس دن کو محنت کے جشن میں تبدیل کرنا ہو گا۔

اپنے سکول کے ماحول کو ایک میلے کا رنگ دیں۔ دروازے پر استقبالیہ بینرز لگائیں، پھولوں کا انتظام کریں اور ہلکی سی خوشگوار موسیقی چلائیں۔ جب والدین اور طلباء سکول میں داخل ہوں تو انہیں یہ محسوس ہونا چاہیے کہ وہ کسی خوشی کی تقریب میں آئے ہیں، نہ کہ کسی عدالت میں فیصلہ سننے کے لیے۔

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ہر بچے کا مسکراہٹ کے ساتھ استقبال کریں۔ چاہے بچے کا نتیجہ کیسا بھی ہو، اسے مبارکباد دیں کہ اس نے ایک پورا سال محنت کی ہے اور ایک نئی کلاس میں قدم رکھنے والا ہے۔ یہ چھوٹی سی مسکراہٹ بچے کے دل سے ناکامی کا خوف ہمیشہ کے لیے نکال سکتی ہے۔

نتیجے کا دن دراصل ایک نئے سفر کے آغاز کا دن ہوتا ہے۔ اس دن کی شاندار تیاری نہ صرف آپ کے سکول کا تاثر بہتر بناتی ہے بلکہ یہ معاشرے کو ایک واضح پیغام دیتی ہے کہ ہمارا ادارہ بچوں کو نمبروں کی مشین نہیں سمجھتا، بلکہ ان کی شخصیت سازی اور خوشیوں کا بھی مکمل خیال رکھتا ہے۔

صرف پوزیشن ہولڈرز کیوں؟ ہر بچے کی حوصلہ افزائی ضروری ہے

سکول کی تقریبات میں عموماً صرف ان چند بچوں کو سٹیج پر بلایا جاتا ہے جو پہلی، دوسری یا تیسری پوزیشن لیتے ہیں۔ پورا ہال ان کے لیے تالیاں بجاتا ہے، لیکن ان تالیوں کے شور میں ان درجنوں بچوں کی خاموش سسکیاں گم ہو جاتی ہیں جو سارا سال محنت تو کرتے ہیں لیکن پوزیشن نہیں لے پاتے۔

یہ تعلیمی نظام کی ایک بہت بڑی ناانصافی ہے کہ ہم ذہانت کو صرف نمبروں کے ترازو میں تولتے ہیں۔ کیا وہ بچہ انعام کا مستحق نہیں جو پڑھائی میں تو اوسط درجے کا ہے لیکن اس کا اخلاق پورے سکول میں سب سے اچھا ہے؟ کیا اس طالب علم کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے جو سارا سال ایک دن بھی غیر حاضر نہیں رہا؟

وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی سوچ کا دائرہ وسیع کریں۔ پوزیشن ہولڈرز کے ساتھ ساتھ ان بچوں کے لیے بھی خصوصی انعامات اور تعریفی اسناد کا بندوبست کریں جنہوں نے کسی کھیل میں، فنِ تقریر میں، یا دوسروں کی مدد کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ہر بچے کے اندر ایک چھپا ہوا ہیرو ہوتا ہے، جسے پہچاننا استاد کا فرض ہے۔

جب آپ ایک عام اور پیچھے بیٹھنے والے بچے کو سٹیج پر بلا کر اس کی کسی چھوٹی سی خوبی پر تمغہ پہناتے ہیں، تو آپ دراصل اس کی سوئی ہوئی صلاحیتوں کو جگا رہے ہوتے ہیں۔ یہی وہ بچے ہوتے ہیں جو آگے چل کر معاشرے کا حقیقی اور مضبوط ستون بنتے ہیں۔ ہمیں ہر بچے کو یہ یقین دلانا ہے کہ وہ خاص ہے۔

امتحانی ہال کا خوفناک ماحول اور معصوم ذہنوں کی پکار

امتحانی ہال کا نام سنتے ہی ہمارے ذہنوں میں ایک ایسے کمرے کا تصور ابھرتا ہے جہاں سناٹا طاری ہو، چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں اور نگران کسی پولیس والے کی طرح گشت کر رہا ہو۔ خدارا اس فرسودہ اور ظالمانہ روایات کو توڑ دیں۔ یہ بچے کوئی مجرم نہیں ہیں جن سے تفتیش کی جا رہی ہے، یہ تو ہمارے اپنے پھول ہیں جو اپنی محنت کا ثمر سمیٹنے آئے ہیں۔

ایک استاد کی نظر امتحانی ہال میں تلوار کی طرح نہیں، بلکہ ایک شفیق سائے کی طرح ہونی چاہیے۔ جب کوئی بچہ پرچہ دیکھ کر گھبرا جائے، تو اس کے پاس جا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھیں۔ اسے مسکرا کر کہیں کہ تم یہ کر سکتے ہو، گہرا سانس لو اور اللہ کا نام لے کر شروع کرو۔ آپ کے یہ چند الفاظ اس کے منجمد دماغ کو دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں۔

ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ امتحان بچے کی یادداشت کا ٹیسٹ ہے، اس کے اعصاب کا نہیں۔ خوف کے سائے میں تو بڑے بڑے عالم اپنے علم بھول جاتے ہیں، یہ تو پھر بھی ننھے ذہن ہیں۔ ہال کے اندر پانی کا مناسب انتظام رکھیں، روشنی اور ہوا کا گزر ہو، اور سب سے بڑھ کر نگران اساتذہ کے چہروں پر ایک طمانیت بخش مسکراہٹ سجی ہونی چاہیے۔

یاد رکھیں کہ جب ایک بچہ خوفزدہ ہو کر پرچہ حل کرتا ہے، تو وہ اپنی اصل قابلیت کا آدھا بھی پیش نہیں کر پاتا۔ اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ وہ امتحانی ہال کو ایک ایسی جگہ بنائیں جہاں بچے اپنی صلاحیتوں کا کھل کر اور پورے اعتماد کے ساتھ اظہار کر سکیں۔ یہی وہ حقیقی کامیابی ہے جو ایک تعلیمی ادارے کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

پرنسپل کی قائدانہ بصیرت اور آخری پندرہ دن کا طوفان

سالانہ امتحانات کے آخری پندرہ دن کسی بھی سکول کے پرنسپل کے لیے اعصاب شکن ہوتے ہیں۔ ایک طرف نصاب ختم کروانے کی دوڑ ہوتی ہے، دوسری طرف پرچوں کی تیاری اور تیسری طرف والدین کے سوالات اور شکایات۔ ایسے کٹھن وقت میں ایک پرنسپل کا کردار کسی سمندری جہاز کے اس کپتان جیسا ہوتا ہے جسے طوفان کے بیچ اپنی منزل تک پہنچنا ہوتا ہے۔

ان آخری دنوں میں پرنسپل کو اپنے دفتر کے پرسکون ماحول سے نکل کر میدانِ عمل میں آنا ہو گا۔ اساتذہ کو محض احکامات جاری کرنے کے بجائے ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔ اگر کوئی استاد دباؤ کا شکار ہے تو اس کا بوجھ بانٹیں۔ ایک سچا لیڈر وہ ہوتا ہے جو مشکل وقت میں اپنی ٹیم کے آگے کھڑا ہوتا ہے اور انہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ ہم سب ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں۔

منصوبہ بندی اس طوفان سے بحفاظت نکلنے کا واحد راستہ ہے۔ ہر دن کا ایک واضح ہدف مقرر کریں کہ آج کون سے پرچے تیار ہونے ہیں، کن کلاسوں کا نصاب دہرایا جانا ہے اور کن انتظامی امور کو حتمی شکل دینی ہے۔ جب معاملات کاغذ پر لکھے ہوں تو ذہن کا بوجھ آدھا رہ جاتا ہے اور کام کی رفتار دوگنی ہو جاتی ہے۔

ایک عظیم پرنسپل اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ اس کا سکون اور اس کا اعتماد پورے سکول کے ماحول پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر لیڈر کے ماتھے پر پسینہ آجائے تو پوری فوج کے حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس لیے ہر قسم کے کٹھن حالات میں اپنے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ سجائے رکھیں، کیونکہ آپ کی ایک مسکراہٹ پورے سکول میں توانائی کی لہر دوڑا سکتی ہے۔

رزلٹ کارڈ کے روایتی ریمارکس اور استاد کے قلم کی طاقت

یہ کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ ایک بچہ پورا سال سکول میں گزارتا ہے، ہنستا ہے، کھیلتا ہے، سیکھتا ہے اور جب سال کے آخر میں اس کی کارکردگی کا خلاصہ لکھا جاتا ہے تو استاد کے پاس صرف چند روایتی جملے ہوتے ہیں۔ مزید محنت کی ضرورت ہے، پڑھائی میں کمزور ہے، یا پھر شاندار کارکردگی۔ کیا ایک زندہ انسان کی پوری شخصیت صرف ان چند بے جان الفاظ میں قید کی جا سکتی ہے؟

استاد کا قلم جب رزلٹ کارڈ پر چلتا ہے تو وہ صرف سیاہی نہیں بکھیرتا، وہ دراصل اس بچے کی تقدیر لکھ رہا ہوتا ہے۔ والدین جب وہ ریمارکس پڑھتے ہیں تو ان کے دل میں بچے کا بالکل وہی خاکہ بن جاتا ہے جو استاد نے لکھا ہوتا ہے۔ خدارا، ان ریمارکس کو ایک رسمی کارروائی نہ سمجھیں۔ بچے کی انفرادیت کو تلاش کریں اور اسے خوبصورت اور تعمیری الفاظ کا لباس پہنائیں۔

اگر کوئی بچہ ریاضی میں کمزور ہے لیکن اس کی ڈرائنگ بہت کمال کی ہے، تو رزلٹ کارڈ پر اس کی زبردست تعریف کریں۔ لکھیں کہ آپ کا بچہ رنگوں سے کھیلنا جانتا ہے اور اس کے اندر ایک عظیم مصور چھپا ہے۔ ساتھ ہی نرمی سے یہ بھی لکھیں کہ اگر یہ تھوڑی سی توجہ حساب پر دے تو یہ ہر میدان کا فاتح بن سکتا ہے۔ یہ انداز والدین اور بچے دونوں کے دل جیت لے گا۔

الفاظ میں ایک زبردست جادو ہوتا ہے، یہ پتھروں کو موم کر سکتے ہیں اور مرجھائے ہوئے پودوں میں نئی جان ڈال سکتے ہیں۔ ایک بہترین استاد وہ ہے جو رزلٹ کارڈ پر ایسے تعمیری اور حوصلہ افزا جملے لکھے کہ جب وہ بچہ برسوں بعد بھی اپنا پرانا رزلٹ کارڈ دیکھے تو اس کی آنکھوں میں چمک آجائے اور وہ بے اختیار اپنے استاد کے حق میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دے۔

نتائج کے بعد اساتذہ کا اپنا احتساب اور تدریس کا جائزہ

جب امتحانات کے نتائج آتے ہیں تو سب کی نظریں صرف اور صرف طالب علم پر ہوتی ہیں۔ اس کے نمبر گنے جاتے ہیں، اس کی پوزیشن دیکھی جاتی ہے اور اس کی ناکامی پر اسے کڑی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن کیا کبھی کسی نے یہ سوچا ہے کہ جب ایک پوری کلاس میں زیادہ تر بچے ایک ہی مضمون میں ناکام ہو جائیں، تو اصل قصوروار کون ہوتا ہے؟ یہاں ایک سچے اور عظیم استاد کے احتساب کا کڑا وقت شروع ہوتا ہے۔

درس و تدریس کا پیشہ انبیاء کا پیشہ ہے اور اس کی سب سے بڑی شرط مکمل ایمانداری اور خود احتسابی ہے۔ اگر طالب علم کو بات سمجھ نہیں آئی تو اس کا سیدھا سا مطلب ہے کہ سمجھانے کے انداز میں کہیں کوئی کمی رہ گئی تھی۔ اپنی ناکامی کا سارا ملبہ معصوم بچوں کے ذہن پر ڈالنا بہت آسان ہے، لیکن اپنی خامیوں کو کھلے دل سے تسلیم کر کے انہیں سدھارنا ایک حقیقی لیڈر کی نشانی ہے۔

نتائج کے فوراً بعد اساتذہ کو تنہائی میں بیٹھ کر اپنے سال بھر کے پڑھانے کے طریقوں کا بے رحمانہ جائزہ لینا چاہیے۔ سوچیں کہ کون سا لیکچر ایسا تھا جس میں بچے بور ہو گئے تھے؟ کون سا طریقہ تھا جو اب پرانا اور فرسودہ ہو چکا ہے؟ اپنے مضامین میں جدت لائیں، روایتی رٹے سے ہٹ کر عملی مثالوں پر غور کریں تاکہ اگلا سال پچھلے سال سے کئی گنا بہتر ہو۔

ایک زندہ ضمیر والا استاد وہی ہوتا ہے جو بچوں کے کم نمبروں پر اتنا ہی تڑپ اٹھے جتنا ایک باپ اپنے بچے کی بیماری پر تڑپتا ہے۔ یہ احساس، یہ فکر اور یہ درد ہی وہ اصل روح ہے جو ایک عام تنخواہ دار ملازم کو ایک روحانی باپ اور قوم کے معمار کے عظیم درجے تک پہنچاتی ہے۔ خود کو بدلیں گے تو آنے والی نسلیں خود بخود بدل جائیں گی۔

باب نمبر 2: نئے داخلے، ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور سکول برانڈنگ

"بہترین فرنیچر سکول کو عظیم نہیں بناتا، بلکہ باشعور اساتذہ اور شاندار اخلاق ادارے کو علاقے کا بے تاج بادشاہ بناتے ہیں۔"

- سکول چھوڑ کر جانے والے طلباء کو کیسے روکا جائے؟
- نئے داخلوں کے لیے سکرین اور موبائل کا جادوئی استعمال
- والدین کے تند و تیز سوالات اور "فیس زیادہ ہے" کا مسکراتا ہوا جواب
- نئے بچوں کا پہلا دن اور ایک یادگار استقبال

نئے تعلیمی سال کا ولولہ انگیز آغاز اور پیشگی منصوبہ بندی

اکثر تعلیمی اداروں کا یہ غیر پیشہ ورانہ رویہ ہوتا ہے کہ امتحانات ختم ہوتے ہی وہ ایک گہری نیند میں چلے جاتے ہیں اور جب نیا سیشن سر پر آجاتا ہے تو پھر بدحواسی میں تیاریاں شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ کامیاب اور لیڈنگ برانڈز کبھی آرام نہیں کرتے۔ وہ آج کی کامیابی کا جشن منانے کے فوراً بعد کل کی نئی جنگ کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ نیا تعلیمی سال ایک نیا کینوس ہے جس پر آپ نے کامیابی کی نئی داستان لکھنی ہے۔

امتحانات کے آخری پرچے کے فوراً بعد سے ہی پرنسپل اور کور ٹیم کو نئے سیشن کی منصوبہ بندی کے لیے سر جوڑ کر بیٹھ جانا چاہیے۔ نئے داخلوں کا ہدف کیا ہو گا؟ پرانے نصاب میں کیا تبدیلیاں کرنی ہیں؟ اساتذہ کی جدید خطوط پر تربیت کیسے ہو گی؟ یہ وہ تمام اہم ترین سوالات ہیں جن کے واضح جوابات نیا سیشن شروع ہونے سے بہت پہلے مکمل طور پر تیار ہونے چاہئیں۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز ایک روایتی انداز کے بجائے دھماکہ خیز اور ولولہ انگیز انداز میں ہونا چاہیے۔ جب بچے اور اساتذہ چھٹیوں کے بعد پہلے دن سکول میں قدم رکھیں تو انہیں چاروں طرف ایک نئی توانائی، ایک نیا عزم اور کچھ کر گزرنے کا جذبہ نظر آنا چاہیے۔ سکول کی دیواروں سے لے کر اساتذہ کی گفتگو تک، ہر چیز سے ایک نئے اور شاندار مستقبل کی کرن جھلکنی چاہیے۔

ایک عظیم ادارہ محض کلنڈر کے سال نہیں بدلتا، بلکہ وہ ہر گزرتے سال کے ساتھ اپنے معیار کو بلندیوں کے نئے سفر پر لے جاتا ہے۔ اپنے ارادوں کو مضبوط کریں، اپنی ٹیم کو پوری طرح متحرک کریں اور ایک ایسے نئے تعلیمی سال کی بنیاد رکھیں جو علاقے کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے لیے ایک شاندار اور قابلِ تقلید مثال بن جائے۔

سکول چھوڑ کر جانے والے طلباء کو کیسے روکا جائے، ایک نفسیاتی جائزہ

نئے داخلوں کی اندھی دوڑ میں ہم اکثر ان قیمتی ہیروں کو بھول جاتے ہیں جو پہلے سے ہمارے پاس موجود ہوتے ہیں۔ ایک پرانے اور وفادار طالب علم کا سکول چھوڑ کر جانا ادارے کے لیے صرف ایک فیس کا نقصان نہیں، بلکہ یہ ہماری ساکھ پر لگنے والا ایک خاموش اور انتہائی گہرا زخم ہے۔

جب کوئی بچہ سکول چھوڑنے کا حتمی فیصلہ کرتا ہے تو اس کے پیچھے ایک دن کا غصہ نہیں، بلکہ مہینوں کی خاموش اور ان کہی شکایات چھپی ہوتی ہیں۔ پرنسپل اور اساتذہ کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ والدین کی ان دبی ہوئی آوازوں کو سنیں اور ان کے دلوں میں پیدا ہونے والی خلیج کو کمالِ حکمت سے کم کریں۔

بچے کو جانے سے روکنے کے لیے فیس میں رعایت کا لالچ دینا ایک انتہائی کمزور اور ناکام حکمت عملی ہے۔ اس کے بجائے والدین کو یہ پختہ احساس دلائیں کہ ان کا بچہ آپ کے تعلیمی ادارے کے لیے کتنا خاص ہے اور آپ اس کی شخصیت نکھارنے کے لیے کتنے فکر مند اور پر عزم ہیں۔

جو سکول اپنے پرانے طلباء کی دل و جان سے قدر کرتا ہے، اسے نئے داخلوں کے لیے اشتہارات پر لاکھوں روپے خرچ کرنے کی قطعی ضرورت نہیں پڑتی۔ پرانے والدین کا غیر متزلزل اور اندھا اعتماد ہی آپ کے ادارے کی سب سے طاقتور تشہیر ہے جو پورے علاقے میں آپ کی کامیابی کا ڈنکا بجا سکتی ہے۔

نئے داخلوں کے لیے جدید تشہیر، سکرین کا جادوئی اور مؤثر استعمال

وہ پرانا دور کب کا گزر گیا جب گلیوں میں دیواروں پر اشتہار لگا کر اور کاغذ کے پمفلٹ بانٹ کر داخلے کیے جاتے تھے۔ آج کا دور سکرین کا دور ہے اور ہر والدین کے ہاتھ میں موجود موبائل فون ہی آپ کے سکول کی سب سے بڑی، سب سے سستی اور سب سے مؤثر اشتہاری مہم کا میدانِ جنگ ہے۔

انٹرنیٹ اور جدید رابطے کے ذرائع محض وقت گزاری کا کھیل نہیں، بلکہ یہ پرائیویٹ سکولوں کے لیے ایک ایسی طلسماتی چابی ہیں جو کامیابی کے سینکڑوں نئے دروازے کھول سکتی ہیں۔ آپ کے ادارے میں ہونے والی شاندار تعلیمی سرگرمیاں جب علاقے کے ہزاروں لوگوں کی سکرین پر چمکیں گی تو داخلوں کا ایک طوفان آئے گا۔

روزانہ اپنے سکول کی ایک خوبصورت، مثبت اور جاندار تصویر یا ویڈیو انٹرنیٹ پر ضرور شیئر کریں۔ بچوں کی معصوم مسکراہٹیں، اساتذہ کی لگن اور سکول کا شاندار ماحول، یہ وہ خاموش پیغامات ہیں جو والدین کے دلوں میں آپ کے ادارے کی ایک عظیم اور ناقابلِ تسخیر محبت پیدا کرتے ہیں۔

ایک پرنسپل کو اب روایتی منتظم کے خول سے نکل کر ایک جدید اور سمارٹ لیڈر بننا ہو گا۔ جو تعلیمی ادارہ آج وقت کی اس تیز رفتار اور جدید تشہیری لہر کا حصہ نہیں بنے گا، وہ بہت جلد گمنامی کے اندھیروں میں غرق ہو جائے گا اور آنے والے وقت میں کوئی اسے یاد رکھنے والا نہیں ہو گا۔

پہلا تاثر ہی آخری فیصلہ ہے، نئے والدین کو کیسے اپنا گرویدہ بنائیں

جب کوئی نیا والد یا والدہ پہلی بار اپنے بچے کے داخلے کے لیے سکول کے دروازے سے اندر قدم رکھتا ہے، تو وہ صرف اینٹ اور گارے کی عمارت کو نہیں دیکھ رہا ہوتا۔ اس کی عقابی نظریں وہاں کے ماحول، عملے کے رویے اور اساتذہ کے چہروں کی چمک سے آپ کے معیار کا خاموش اور حتمی فیصلہ کر رہی ہوتی ہیں۔

استقبالیہ دفتر کسی بھی عظیم تعلیمی ادارے کا چہرہ اور دل ہوتا ہے۔ وہاں بیٹھا ہوا شخص اگر مسکراہٹ، بہترین اخلاق اور مکمل پیشہ ورانہ انداز میں والدین کو خوش آمدید کہے، تو آدھا داخلہ اسی وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ ایک شاندار استقبال والدین کے دل سے ہر قسم کا شک اور تذبذب ہمیشہ کے لیے مٹا دیتا ہے۔

پرنسپل کے دفتر کا ماحول ایسا سخت اور رعب دار نہیں ہونا چاہیے کہ والدین بات کرتے ہوئے گھبراہٹ کا شکار ہوں، بلکہ وہاں ایک ایسی مقناطیسی کشش اور اپنائیت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے جگر کے ٹکڑے کا مستقبل آپ کے مضبوط ہاتھوں میں سونپتے ہوئے مکمل دلی سکون اور فخر محسوس کریں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ بہترین اور قیمتی فرنیچر کسی سکول کو عظیم نہیں بناتا، بلکہ وہاں کے انسانوں کا اعلیٰ اور شاندار اخلاق ادارے کو علاقے کا بے تاج بادشاہ بناتا ہے۔ آپ کی ایک سچی اور محبت بھری مسکراہٹ بڑے سے بڑے شکوے کو امید کی شاندار کرن میں بدلنے کی جادوئی طاقت رکھتی ہے۔

پرکشش داخلہ مہم اور تشہیری مواد کے حیرت انگیز راز

آپ کا اشتہار، بینر یا پمفلٹ صرف رنگین کاغذ کا ٹکڑا نہیں، بلکہ یہ پورے علاقے میں آپ کے تعلیمی مشن کا خاموش اور طاقتور سفیر ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں اشتہارات پر اتنا زیادہ مواد اور اتنے کھوکھلے دعوے لکھ دیے جاتے ہیں کہ پڑھنے والا الجھن کا شکار ہو کر اسے کوڑے دان کی نذر کر دیتا ہے۔

ایک کامیاب اور دلوں کو چھو لینے والے شاندار اشتہار کا راز اس کی سادگی اور سچائی میں پوشیدہ ہے۔ والدین کو لمبی چوڑی عمارت کی داستانیں سنانے کے بجائے ان کے سب سے بڑے درد کا حل بتائیں۔ انہیں یقین دلائیں کہ آپ کا ادارہ ان کے بچے کو ایک پر اعتماد اور کامیاب انسان کیسے بنائے گا۔

اپنے تشہیری مواد میں روایتی اور فرسودہ جملوں کے بجائے ایسے الفاظ کا انتخاب کریں جو سیدھے والدین کے دل پر دستک دیں۔ بچوں کی کامیابی کی سچی کہانیاں اور مطمئن والدین کے تاثرات آپ کے اشتہار میں وہ جان ڈال سکتے ہیں جو لاکھوں روپے کا کوئی اور دعویٰ بھی نہیں ڈال سکتا۔

جب آپ کا پیغام سچے دل سے نکلے گا تو وہ یقیناً دوسروں کے دلوں پر گہرا اثر کرے گا۔ اپنی داخلہ مہم کو محض ایک کاروباری سرگرمی ہرگز نہ سمجھیں، بلکہ اسے ایک ایسے عظیم مشن کے طور پر پیش کریں جو اس معاشرے کے مقدر کو بدلنے اور آنے والی نسلوں کو ایک روشن مستقبل دینے کے لیے شروع کیا گیا ہے۔

انفرادیت اور پہچان، والدین آپ کے سکول کا ہی انتخاب کیوں کریں

آج کے دور میں ہر گلی اور ہر محلے میں ایک سکول کھل چکا ہے، اور ہر سکول یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ علاقے میں سب سے بہترین ہے۔ ایسے سخت اور بے رحم مقابلے کے میدان میں، والدین کے سامنے یہ ثابت کرنا کہ آپ کا ادارہ باقی سب سے الگ اور ممتاز ہے، پرنسپل کے لیے سب سے کڑا اور عظیم امتحان ہے۔

رہبر تعلیم

آپ کی پہچان صرف آپ کی خوبصورت وردی یا رنگین کتابیں بالکل نہیں ہیں، بلکہ آپ کی اصل انفرادیت وہ خاص نظریہ اور سوچ ہے جو آپ معصوم بچوں کے ذہنوں میں منتقل کر رہے ہیں۔ کیا آپ کا سکول بچوں کو صرف رٹا لگوا رہا ہے یا انہیں عملی زندگی کے کٹھن چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے ایک مضبوط اور باہمت انسان بنا رہا ہے؟

اپنے ادارے کی اس ایک خاص خوبی کو پہچانیں جو علاقے کے کسی اور سکول کے پاس نہیں ہے۔ چاہے وہ آپ کی شاندار اخلاقی تربیت ہو، آپ کے اساتذہ کا دوستانہ اور شفیق رویہ ہو یا آپ کا جدید اور سمارٹ تدریسی نظام۔ اسی ایک خوبی کو اپنی سب سے بڑی طاقت بنائیں اور اسے فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کریں۔

جس تعلیمی ادارے کا اپنا ایک مضبوط، سچا اور ناقابلِ شکست نظریہ ہوتا ہے، وہ بھیڑ کا حصہ نہیں بنتا بلکہ وہ خود ایک شاندار برانڈ اور ایک عظیم تحریک بن جاتا ہے۔ باشعور والدین ایسی ہی مستحکم اور باوقار تحریک کا حصہ بننا اپنے اور اپنے بچوں کے لیے باعثِ فخر اور انتہائی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔

فیسوں کی وصولی اور رعایت کا کٹھن مرحلہ، ایک دانشمندانہ حکمت عملی

پرائیویٹ سکولوں کے لیے فیسوں کی وصولی ہمیشہ سے ایک انتہائی حساس اور اعصاب شکن مسئلہ رہا ہے۔ ایک طرف نئے داخلوں کو راغب کرنے کے لیے پرکشش رعایت دینا مجبوری بن جاتا ہے، تو دوسری طرف پرانے اور نادہندہ والدین سے بقایاجات نکلوانا کسی جنگ سے کم نہیں ہوتا۔ اس نازک موڑ پر پرنسپل کی قائدانہ حکمت اور بردباری کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔

نئے داخلوں پر اندھادھند ڈسکاؤنٹ دے کر اپنے تعلیمی ادارے کی ساکھ اور وقار کو کبھی بھی نیلام نہ کریں۔ جب آپ خود اپنے معیار کی قیمت گرا دیتے ہیں، تو والدین کے ذہن میں یہ شکوک جنم لیتے ہیں کہ شاید اس سکول کی تعلیم میں بھی کوئی کمی ہے۔ رعایت ضرور دیں، لیکن اسے ایک انعام کے طور پر پیش کریں جو صرف مستحق یا انتہائی ذہین بچوں کا حق ہے۔

پرانے بقایاجات کی وصولی کے لیے کبھی بھی معصوم بچوں کو کلاس روم میں کھڑا کر کے انہیں ذلیل نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ بچہ فیس نہیں دیتا، فیس اس کے والدین دیتے ہیں۔ بھری کلاس میں ایک غریب بچے کی بے عزتی اس کے معصوم ذہن پر وہ کاری زخم لگاتی ہے جو عمر بھر نہیں بھرتا اور وہ سکول اور تعلیم دونوں سے ہمیشہ کے لیے نفرت کرنے لگتا ہے۔

والدین سے فیس کے معاملے پر انتہائی شائستگی، وقار اور دردمندی سے بات کریں۔ انہیں احساس دلائیں کہ یہ ادارہ ان کے بچوں کے مستقبل کی تعمیر کر رہا ہے اور اساتذہ کی تنخواہوں کا انحصار ان کی بروقت ادائیگی پر ہے۔ جب آپ کا لہجہ نرم اور سچا ہو گا، تو سخت گیر والدین بھی اپنا رویہ بدلنے اور تعاون کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

اساتذہ کا باوقار کردار، سکول کی کامیابی اور تشہیر کا سب سے طاقتور ہتھیار

دنیا کی کوئی بھی بڑی سے بڑی اور مہنگی ترین اشتہاری مہم اساتذہ کے شاندار کردار کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ کا استاد صرف چار دیواری کے اندر پڑھانے والا ایک ملازم نہیں، بلکہ وہ معاشرے میں آپ کے تعلیمی ادارے کا چلتا پھرتا اور سب سے طاقتور سفیر ہے۔ اس کی ایک مسکراہٹ اور حسنِ سلوک سکول کی قسمت بدلنے کی جادوئی طاقت رکھتا ہے۔

جب ایک بچہ چھٹی کے بعد خوشی خوشی گھر جاتا ہے اور اپنے والدین کو بتاتا ہے کہ آج میری ٹیچر نے مجھے پیار کیا اور مجھے بہت اچھا پڑھایا، تو وہ معصوم بچہ دراصل آپ کے سکول کی سب سے شاندار اور سچی مارکیٹنگ کر رہا ہوتا ہے۔ یہ خوشی اور یہ اطمینان والدین کے دلوں میں ادارے کے لیے وہ اندھا اعتماد پیدا کرتا ہے جسے کوئی دوسرا اسکول نہیں توڑ سکتا۔

اساتذہ کو اس بات کا گہرا شعور دینا ہوگا کہ والدین جب صبح اپنے جگر کا ٹکڑا ان کے حوالے کرتے ہیں تو وہ صرف کتابیں پڑھانے کے لیے نہیں دیتے۔ وہ یہ امید رکھتے ہیں کہ استاد ان کے بچے کی بہترین روحانی اور اخلاقی تربیت کرے گا۔ جس سکول کے اساتذہ بچوں کو اپنی اولاد سمجھ کر سینے سے لگاتے ہیں، وہاں داخلوں کے لیے لوگوں کی قطاریں لگ جاتی ہیں۔

پرنسپل کا فرض ہے کہ وہ اپنے اساتذہ کو عزت، وقار اور وہ تمام سہولیات فراہم کرے جن کے وہ حقدار ہیں۔ ایک خوشحال، مطمئن اور ذہنی دباؤ سے آزاد استاد ہی وہ معجزے دکھا سکتا ہے جو آپ کے سکول کو گمنامی کے اندھیروں سے نکال کر علاقے کا سب سے عظیم اور قابلِ فخر تعلیمی برانڈ بنا سکتے ہیں۔

فیس زیادہ ہے کی شکایت اور والدین کے تند و تیز سوالات کا مسکراتا ہوا جواب

نئے داخلے کے وقت ہر پرنسپل کو سب سے زیادہ جس تلخ اور چبھتے ہوئے جملے کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے سکول کی فیس باقی سکولوں سے بہت زیادہ ہے۔ اس جملے کو سن کر کبھی بھی اپنا توازن نہ کھوئیں، غصے میں نہ آئیں اور نہ ہی معذرت خواہانہ اور دفاعی انداز اپنائیں۔ یہ دراصل والدین کو قائل کرنے اور اپنا لوہا منوانے کا سب سے سنہری موقع ہوتا ہے۔

جب والدین فیس پر اعتراض کریں تو انہیں انتہائی پر سکون اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ خوش آمدید کہیں۔ انہیں بتائیں کہ معیاری تعلیم، جدید سہولیات اور شاندار تربیت کا ایک وزن ہوتا ہے جسے سستے داموں نہیں خریدا جا سکتا۔ انہیں یہ یقین دلائیں کہ وہ جو رقم ادا کر رہے ہیں، ادارہ اس سے کئی گنا بڑھ کر ان کے بچے کے سنہرے مستقبل پر خرچ کرے گا۔

والدین کے سامنے اپنے سکول کی ان تمام منفرد خوبیوں کا ایک ایک کر کے ذکر کریں جو سستے سکولوں میں ناپید ہیں۔ انہیں اپنے اساتذہ کی محنت، بچوں کی عملی تربیت، اور ادارے کے اس عظیم نظریے سے آگاہ کریں جو صرف کتابیں رٹوانے پر نہیں بلکہ ایک مضبوط کردار اور کامیاب انسان بنانے پر مکمل یقین رکھتا ہے۔

لوگ ہمیشہ اس چیز کی قیمت خوشی سے ادا کرتے ہیں جس کی قدر و قیمت ان کے دل میں بٹھا دی جائے۔ جب آپ والدین کو یہ خواب دکھانے اور یقین دلانے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ آپ کا سکول ان کے بچے کو کل کا لیڈر بنائے گا، تو وہی والدین ہر قسم کی فیس ادا کرنے کے لیے بخوشی اور پورے فخر کے ساتھ تیار ہو جائیں گے۔

مطمئن والدین کا اعتماد اور نئے داخلوں کا ایک ایسا طوفان جسے روکا نہ جا سکے

دنیا کا ہر کامیاب اور بڑا کاروبار ایک ہی اصول پر کھڑا ہوتا ہے اور وہ ہے اپنے پرانے گاہک کا اندھا اعتماد۔ سکولوں کے حوالے سے اسے ریفرل سسٹم کہا جاتا ہے۔ آپ کے سکول میں پڑھنے والے بچوں کے والدین جب کسی محفل میں بیٹھ کر آپ کے ادارے کی سچے دل سے تعریف کرتے ہیں، تو وہ تعریف سینکڑوں نئے داخلوں کا راستہ خود بخود کھول دیتی ہے۔

ہمیں والدین کو محض فیس دینے والی مشین سمجھنے کے بجائے انہیں اپنے تعلیمی مشن کا ایک مضبوط حصہ بنانا ہو گا۔ ان سے با قاعدہ رابطہ رکھیں، ان کے دکھ درد میں شریک ہوں اور بچے کی ہر چھوٹی بڑی کامیابی پر انہیں مبارکباد کا پیغام بھیجیں۔ جب والدین کو یہ عزت اور مقام ملتا ہے، تو وہ آپ کے ادارے کے دیوانے اور سچے محافظ بن جاتے ہیں۔

اپنے پرانے اور مطمئن والدین کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے خاندان اور محلے کے دیگر بچوں کو بھی اس شاندار تعلیمی سفر کا حصہ بنائیں۔ جو والدین اپنے حوالے سے کوئی نیا بچہ سکول لائیں، ان کے لیے تشکر کا کوئی خوبصورت تحفہ، سرٹیفکیٹ یا فیس میں کوئی خاص اور باعزت رعایت مقرر کریں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

یہ باہمی اعتماد اور محبت کا وہ انوکھا اور طاقتور رشتہ ہے جو کسی بھی سکول کو راتوں رات ایک برانڈ بنا سکتا ہے۔ جب پورا معاشرہ آپ کی شاندار خدمات کی گواہی دینے لگے اور والدین خود آگے بڑھ کر آپ کے سکول کی وکالت شروع کر دیں، تو سمجھ لیں کہ آپ نے کامیابی کی وہ عظیم منزل پا لی ہے جس کا خواب ہر پرنسپل دیکھتا ہے۔

نئے بچوں کا پہلا دن اور سکول میں ایک یادگار اور خوف سے پاک استقبال

کسی بھی نئے بچے کے لیے ایک انجان سکول کا پہلا دن انتہائی خوفناک اور ذہنی دباؤ سے بھرپور ہوتا ہے۔ اجنبی چہرے، نئی کلاس اور والدین سے دور ہونے کا ڈر اس کے ننھے دل کو بری طرح گھبراہٹ کا شکار کر دیتا ہے۔ اساتذہ اور مینجمنٹ کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اس پہلے اور مشکل دن کو بچے کی زندگی کا سب سے یادگار اور خوبصورت دن بنائیں۔

نئے آنے والے بچوں کا استقبال بالکل ویسے کریں جیسے کسی بہت ہی خاص اور وی آئی پی مہمان کا کیا جاتا ہے۔ دروازے پر پرنسپل یا مسکراتے ہوئے اساتذہ ان کا استقبال کریں، ان سے جھک کر ہاتھ ملائیں، ان کا نام پوچھیں اور انہیں ایک چھوٹی سی کینڈی یا کوئی تحفہ دے کر کلاس روم تک لے کر جائیں۔ یہ چھوٹی سی محبت ان کے دل سے سارا ڈر نکال دے گی۔

پہلے دن کلاس روم کا ماحول بالکل غیر رسمی اور دوستانہ ہونا چاہیے۔ نصاب اور کتابوں کا بوجھ ڈالنے کے بجائے انہیں اپنے نئے ساتھیوں کے ساتھ گھلنے ملنے کا موقع دیں۔ استاد ان کے ساتھ کوئی دلچسپ کھیل کھیلے، کوئی کہانی سنائے اور انہیں یہ بھرپور یقین دلائے کہ یہ سکول ان کا اپنا دوسرا گھر ہے جہاں ان سے بہت پیار کیا جاتا ہے۔

جب بچہ چھٹی کے بعد گھر جائے تو اس کی آنکھوں میں خوف کے آنسو نہیں بلکہ کل دوبارہ سکول آنے کی زبردست اور بے تاب چمک ہونی چاہیے۔ وہ پہلا دن جو آپ مسکراہٹ اور محبت سے سجاتے ہیں، وہ بچے اور اس کے والدین کے دل میں آپ کے ادارے کی وہ سچی اور لازوال محبت پیدا کر دیتا ہے جو کسی بھی دوسری چیز سے خریدی نہیں جا سکتی۔

باب نمبر 3: رمضان المبارک، روحانیت اور ڈیجیٹل ٹریننگ

"یہ مہینہ صرف بھوکے پیاسے رہنے کا نہیں، بلکہ اپنے اندر کی انسانیت کو بیدار کرنے اور نئے علوم سیکھنے کا بہترین موسم ہے۔"

- رمضان المبارک: ہمدردی اور انسانیت کا عظیم مہینہ
- عبادات کا احترام اور مساوات کا شاندار درس
- ڈیجیٹل انقلاب: اب ہر پرنسپل بنے گا اے آئی (AI) ماسٹر مائنڈ
- رہبر تعلیم کی خدمات: ایک دردمندانہ اپیل اور علم کا سرمایہ

رمضان المبارک، ہمدردی اور انسانیت کا عظیم مہینہ

یہ مبارک مہینہ محض بھوکے پیاسے رہنے کا نام نہیں بلکہ یہ تو سراسر انسانیت کا مہینہ ہے۔ اس کا اصل مقصد ہمارے دلوں میں ان لوگوں کا احساس جگانا ہے جو سارا سال بھوک اور افلاس کی چکی میں پستے ہیں۔ جب ہم خود بھوک کا تجربہ کرتے ہیں تو ہمیں غریب کی اس تکلیف کا سچا اور گہرا احساس ہوتا ہے جو وہ روزانہ سہتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کو ہمدردی بانٹنے کا ذریعہ بنائیں۔ اپنے اردگرد بسنے والے ضرورت مندوں، یتیموں اور بے سہاروں کو گلے لگائیں۔ ان کی سفید پوشی کا بھرم رکھتے ہوئے ان کی ضرورتیں پوری کریں۔ انسانیت کا سب سے بڑا درس یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں دوسروں کا درد محسوس کریں اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کی بھرپور کوشش کریں۔

صدقہ اور خیرات، رزق بانٹنے اور آسانیاں پیدا کرنے کا موسم

یہ مہینہ ہمیں سکھاتا ہے کہ جو رزق ہمیں عطا کیا گیا ہے، اس پر صرف ہمارا حق نہیں ہے۔ یہ رزق بانٹنے کا مہینہ ہے، لوگوں کے دکھ درد لے کر انہیں سکھ دینے کا مہینہ ہے۔ جب ہم اپنا مال دوسروں کی فلاح کے لیے خرچ کرتے ہیں، تو دراصل ہم معاشرے میں آسانیاں اور محبتیں پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔

دل کھول کر صدقہ اور خیرات کریں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ دینے والے کا ہاتھ ہمیشہ عاجزی سے جھکا ہو۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور یہ یاد رکھیں کہ جو انسان زمین والوں پر آسانیاں پیدا کرتا ہے، اس کے لیے رحمتوں اور آسانیوں کے تمام دروازے خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں۔

قران کا مہینہ اور زندگی کو سیدھے راستے پر لانے کا پیغام

یہ مہینہ سراسر رحمن کا مہینہ ہے اور اسی مبارک ماہ میں ہمیں وہ کتاب عطا کی گئی جو اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ اس کا مقصد صرف تلاوت نہیں، بلکہ انسانوں کو سیدھے راستے پر ڈالنا اور انہیں ایک مکمل اور سچا انسان بننے کا عملی طریقہ سکھانا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اس پیغام کو سمجھیں اور اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ یہ مہینہ ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم اپنے پورے سال کی غلطیوں کا جائزہ لیں، اپنے اخلاق کو سنواریں اور ایک ایسی زندگی کا آغاز کریں جو سچائی، دیانت داری اور انسانیت کی بے لوث خدمت کے سنہرے اصولوں پر استوار ہو۔

رحمت اور بخشش، اپنے اور دوسروں کے لیے معافی کا راستہ

یہ رحمت اور بخشش کا مہینہ ہے۔ جس طرح ہم اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کی معافی مانگتے ہیں، اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دلوں کو دوسروں کی رنجشوں سے بالکل پاک کر لیں۔ جو شخص دوسروں کو معاف کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے، وہ درحقیقت اپنے لیے بے پناہ سکون اور بخشش کا راستہ ہموار کرتا ہے۔

اپنے رشتوں کو جوڑیں، ناراضگیوں کو ختم کریں اور رنجشوں کو بھلا دیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے دلوں کو اتنا کشادہ کر لیں کہ اس میں ہر انسان کے لیے محبت اور درگزر کی وسیع جگہ پیدا ہو جائے۔ معاف کر دینا انسانیت کی سب سے بڑی معراج ہے اور یہی اس مبارک مہینے کا ایک انتہائی خوبصورت پیغام ہے۔

مساوات کا درس، چھوٹے بڑے کے فرق کو مٹانے والا مہینہ

یہ مبارک مہینہ ہمیں مساوات کی وہ عظیم اور عملی جھلک دکھاتا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی اور نظام میں نہیں ملتی۔ جب تمام لوگ ایک ہی وقت پر روزہ رکھتے ہیں اور ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں، تو وہاں کوئی غریب، امیر، افسر یا ماتحت نہیں ہوتا، بلکہ سب ایک برابر ہو جاتے ہیں۔

ہمیں اس مساوات کو اپنی روزمرہ زندگی اور اپنے تمام رویوں میں بھی شامل کرنا چاہیے۔ کسی بھی انسان کو اس کی دولت یا مرتبے کے ترازو میں مت تولیں، بلکہ ہر ایک کو صرف اور صرف انسان سمجھ کر دلی عزت دیں۔ جب ہم اپنے دل سے یہ چھوٹے بڑے کا فرق مٹا دیں گے، تو ہمارا معاشرہ حقیقی امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

عبادات کا احترام اور عملی زندگی میں ان کا شاندار اثر

نماز اور روزے کی پابندی انسان کو بہترین نظم وضبط اور وقت کی اصل قدر سکھاتی ہے۔ عبادات کا اصل مقصد انسان کے اندر ایک پاکیزہ سوچ اور ذمہ داری کا گہرا احساس پیدا کرنا ہے۔ جب ہم سچے دل سے عبادات کا احترام کرتے ہیں، تو اس کا سیدھا اور مثبت اثر ہمارے اخلاق، ہمارے معاملات اور رویوں پر پڑتا ہے۔

تراویح اور نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی غور کریں کہ کیا یہ عبادات ہمارے اندر کا انسان بیدار کر رہی ہیں؟ ایک سچی عبادت گزار شخصیت وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان مکمل طور پر محفوظ رہیں۔ عبادات کا اصل حسن اسی وقت نکھرتا ہے جب وہ ہمارے کردار کو معاشرے کے لیے فائدہ مند بنا دیں۔

صبر اور برداشت، معاشرے میں محبت اور سکون کا ذریعہ

روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں، بلکہ یہ اپنی زبان، اپنے غصے اور اپنے جذبات پر مکمل قابو پانے کی ایک شاندار اور طویل مشق ہے۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور اشتعال انگیز باتوں کا جواب بھی ہمیشہ نرمی اور کمال برداشت سے دیا جائے۔

آج کے اس تیز رفتار اور دباؤ والے دور میں برداشت کی شدید کمی ہو گئی ہے۔ ہمیں اس مہینے سے یہ خاص تربیت لینی ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کو برداشت کریں اور غصے کی حالت میں بھی اپنے اعلیٰ اخلاق کا دامن نہ چھوڑیں۔ صبر اور برداشت وہ عظیم خوبیاں ہیں جو تلخیوں کو مٹا کر محبتیں پروان چڑھاتی ہیں۔

انسانیت کی خدمت، تکالیف سے نکالنے والا حقیقی راستہ

اس مہینے کی سب سے بڑی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ ہمیں خود غرضی کے تنگ خول سے نکال کر دوسروں کے لیے جینا سکھاتا ہے۔ جو شخص کسی دکھی انسان کی پریشانی دور کرتا ہے، یہ مہینہ اسے زندگی کی تمام بڑی مشکلات اور پریشانیوں سے نکالنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ انسانیت کی بے لوث خدمت سے بڑھ کر کوئی بڑی نیکی نہیں۔

اپنے روزمرہ کے کاموں میں ایسا شیڈول بنائیں کہ عبادت کے ساتھ ساتھ کچھ وقت فلاحی کاموں کے لیے بھی نکالا جاسکے۔ ہسپتالوں میں مریضوں کی عیادت کریں، ضرورت مندوں تک راشن پہنچائیں اور ان لوگوں کی مدد کریں جو مانگنے سے کتراتے ہیں۔ انسانیت بانٹنا ہی دراصل اس مبارک ماہ کی سب سے بڑی روح ہے۔

اخلاقی تربیت، انسان کو مکمل اور سچا انسان بنانے کا مہینہ

پورا سال ہم دنیاوی مصروفیات میں اتنے غرق رہتے ہیں کہ اپنی ذات اور اپنے اخلاق کو سنوارنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ یہ مہینہ ہماری زندگیوں میں ایک بریک لگاتا ہے اور ہمیں یہ سوچنے کا موقع دیتا ہے کہ ہم نے اپنے کردار کو کیسا بنانا ہے۔ یہ انسان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کی ایک مکمل اور جامع ورکشاپ ہے۔

ہمیں اس سنہری موقع کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور اپنے اندر موجود خامیوں جیسے جھوٹ، غیبت اور حسد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہیے۔ سچائی، ایمانداری اور دیانت کو اپنا دائمی شعار بنائیں۔ جب ایک انسان اندر سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے، تو اس کا وجود پورے معاشرے کے لیے ایک رحمت اور خوشبو کی طرح بن جاتا ہے۔

حقوق العباد، رشتوں کی پاسداری اور ہمدردی کا لازوال پیغام

ہماری تمام عبادات اور ریاضتیں اس وقت تک نامکمل ہیں جب تک ہم مخلوق کے حقوق پورے دھیان اور ایمانداری سے ادا نہیں کرتے۔ یہ مہینہ ہمیں سختی سے یاد دلاتا ہے کہ پڑوسیوں کے، رشتہ داروں کے اور ماتحتوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں۔ حقوق العباد کی بہترین ادائیگی کے بغیر کوئی بھی نیکی اپنے کمال تک نہیں پہنچ سکتی۔

اپنے ماتحتوں اور ملازمین پر کام کا بوجھ کم کریں اور ان کے ساتھ انتہائی حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ اپنے رشتہ داروں کی خبر گیری کریں اور ضرورت پڑنے پر ان کے کام آئیں۔ جو معاشرہ حقوق العباد کی پاسداری کرتا ہے، وہ ایک مضبوط، خوشحال اور پرامن معاشرہ بن کر ابھرتا ہے، اور یہی اس مہینے کا سب سے عظیم پیغام ہے۔

ماہِ رمضان المبارک، روحانی سکون اور جدید مہارتیں سیکھنے کا سنہری دور

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ محض جسمانی عبادات تک محدود نہیں، بلکہ یہ انسانی ذہن اور روح کی مکمل آبیاری کا بہترین وقت ہے۔ اس ماہِ مبارک میں جب انسان کا دل دنیاوی لالچ اور پریشانیوں سے آزاد ہو کر ایک خاص روحانی سکون میں ہوتا ہے، تو اس کا دماغ نئی چیزیں سیکھنے اور سمجھنے کے لیے پوری طرح تیار اور تروتازہ ہوتا ہے۔

ایک پرنسپل اور استاد کے لیے یہ ایک شاندار موقع ہے کہ وہ روزے کی حالت میں ملنے والے اس پرسکون وقت کو اپنی پیشہ ورانہ تربیت اور جدید مہارتیں سیکھنے کے لیے استعمال کرے۔ جب دل میں نیکی کا جذبہ اور اللہ کی مدد شاملِ حال ہو، تو مشکل سے مشکل ہنر اور تکنیک بھی انسان کے لیے انتہائی آسان اور انگلیوں کا کھیل بن جاتی ہے۔

اپنے روزمرہ کے شیڈول میں سے کچھ وقت نکال کر سیکھنے سکھانے کی ایک نئی روایت قائم کریں۔ اس مبارک مہینے کو اپنی ذات، اپنے سکول اور اپنے اساتذہ کی جدید خطوط پر تربیت کا مہینہ بنائیں۔ یاد رکھیں، جو انسان علم حاصل کرنے کے لیے اپنا وقت اور توانائی خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اس کے رزق اور اس کے مقاصد میں بے پناہ برکتیں اور آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔

تعلیمی میدان میں ڈیجیٹل انقلاب، اب ہر پرنسپل اور استاد بنے گا ماسٹر مائنڈ

آج کا دور ٹیکنالوجی اور سکرین کا دور ہے اور جو تعلیمی ادارہ اس جدید انقلاب کا حصہ نہیں بنے گا، وہ بہت جلد تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ اب ایک کامیاب پرنسپل کے لیے صرف نصاب کا علم ہونا کافی نہیں، بلکہ اسے آرٹیفیشل انٹیلی جنس یعنی اے آئی کا مکمل اور ماہرانہ استعمال آنا چاہیے تاکہ وہ گھنٹوں کا کام منٹوں میں اور بغیر کسی غلطی کے مکمل کر سکے۔

رہبر تعلیم نے اس مشکل کو انتہائی آسان بنا دیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے اساتذہ کے لیے امتحانی پیپرز بنانا، جدید طریقے سے کلاس روم کو کنٹرول کرنا اور بچوں کی نفسیات کو سمجھنا انگلیوں کا کھیل بن جائے۔ اسی طرح نئے داخلوں کے لیے فیس بک مارکیٹنگ کا جادوئی استعمال اور گوگل پر اپنے سکول کو رجسٹرڈ کر کے اسے علاقے کا سب سے بڑا برانڈ بنانا اب ہر پرنسپل کے لیے ممکن ہے۔

ان تمام جدید اور حیرت انگیز مہارتوں کو سیکھنے کے لیے اب آپ کو کسی مہنگی اکیڈمی یا غیر ملکی ٹرینرز کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ رہبر تعلیم کے پلیٹ فارم پر یہ تمام علم، کورسز اور رہنمائی ایک ہی جگہ پر مکمل اور آسان اردو زبان میں اکٹھی کر دی گئی ہے، تاکہ ہمارے ملک کا ہر پرائیویٹ سکول جدید دور کے شانہ بشانہ کھڑا ہو سکے۔

رہبر تعلیم کی شاندار مطبوعات، اپنے ادارے کی لائبریری کو علم کا عظیم خزانہ بنائیں

ایک عظیم تعلیمی ادارہ شاندار عمارت سے نہیں، بلکہ وہاں موجود علم کے ذخیرے اور اساتذہ کے مطالعے کے شوق سے بنتا ہے۔ رہبر تعلیم نے برسوں کی محنت اور ریسرچ کے بعد سکول مینجمنٹ، جدید تدریس اور بچوں کی نفسیات کے حوالے سے سات شاندار اور لاجواب کتابیں مارکیٹ میں متعارف کروا دی ہیں جو ہر پرنسپل کی بنیادی ضرورت ہیں۔

ہماری آپ سے پرزور گزارش ہے کہ ان ساتوں کتابوں کو ہارڈ فارم یعنی مکمل سیٹ کی صورت میں ہم سے منگوائیں اور انہیں اپنے سکول کی لائبریری کا سب سے قیمتی حصہ بنائیں۔ یہ کتابیں صرف الماریوں کی زینت بنانے کے لیے نہیں ہیں، بلکہ یہ وہ عملی خزانہ ہیں جن سے آپ نے اپنے اساتذہ کو روزانہ کی بنیاد پر تربیت فراہم کرنی ہے۔

پوراماہ رمضان ان کتابوں کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے اساتذہ کے ساتھ بیٹھ کر ان کے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کریں۔ ان میں موجود شاندار آئیڈیاز کو اپنے سکول کے ماحول کا حصہ بنائیں۔ جب آپ کا پورا اسٹاف ایک ہی جدید نظریے اور سوچ کے تحت بچوں کی تربیت کرے گا، تو آپ کا سکول علاقے کا سب سے نمایاں اور کامیاب ادارہ بن کر ابھرے گا۔

جدید دور کے تقاضے اور رہبر تعلیم کی شاندار ڈیجیٹل سروسز

رہبر تعلیم کا مقصد پرائیویٹ سکولوں کو محض مشورے دینا نہیں، بلکہ انہیں ایک مکمل، جدید اور پروفیشنل برانڈ بننے میں عملی مدد فراہم کرنا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے سکول کا نام بھی انٹرنیٹ پر ایک شاندار انداز میں نظر آئے، تو ہماری مستند اور ماہر ٹیم آپ کو ایک بہترین ویب سائٹ اور موبائل ایپلیکیشن بنا کر دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔

اس کے علاوہ، داخلہ مہم کے لیے پرکشش اور جاندار ویڈیو اشتہارات بنوانے ہوں، یا سکول کی تشہیر کے لیے خوبصورت اور پروفیشنل ڈیزائننگ درکار ہو، رہبر تعلیم آپ کو مارکیٹ سے بہترین معیار فراہم کرے گا۔ ہم ایک اور شاندار سروس بھی پیش کر رہے ہیں جس کے تحت ہم آپ کے سکول کی مکمل تاریخ، جدوجہد اور کامیابیوں پر مشتمل آپ کے ادارے کی ایک باقاعدہ کتاب اور بائیوگرافی لکھ کر دیں گے۔

ہمارے ان تمام خزانوں اور سروسز تک رسائی کے لیے ہمارے دو بڑے اور مستند پلیٹ فارم www.rahberetaleem.com اور RTBook.Store دن رات آپ کی خدمت کے لیے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے واٹس ایپ گروپ، واٹس ایپ چینل اور فیس بک پیج کو لازمی فالو کریں، انہیں لائک کریں اور اپنے حلقے میں شیئر کریں تاکہ علم کا یہ صدقہ جاریہ ہر سکول تک پہنچ سکے۔ یوٹیوب پر موجود ہماری ٹریننگ ویڈیوز سے بھرپور استفادہ کریں اور اپنے ادارے کو نئی بلندیوں تک لے جائیں۔

ایک دردمندانہ اپیل، علم کے اس عظیم مشن کو زندہ رکھنے کے لیے ہمارا ساتھ دیجیے

محترم پرنسپلز اور اساتذہ کرام! رہبر تعلیم محض ایک نام نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا خواب ہے جو ہم نے آپ کے اداروں کو طاقتور بنانے کے لیے دیکھا ہے۔ ہم چھ افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی لیکن انتہائی مخلص اور دیوانی ٹیم ہیں جو دن رات، اپنی نیندیں اور اپنا سکون قربان کر کے آپ کے لیے یہ شاندار مواد، یہ کتابیں اور یہ میگزین تیار کرتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس خواب کی ایک بھاری قیمت ہے جو ہم روزانہ ادا کر رہے ہیں۔

ہمارے اس مشن کو زندہ رکھنے کے لیے ہمیں ہر ماہ بین الاقوامی کمپنیوں، گوگل، ویب سائٹ کے سرورز اور اپنے ڈیزائنرز کو ایک خطیر رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہم پہلے ہی مقروض ہو کر اس نظام کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ جب کوئی دوست ہماری کسی معمولی سی فیس پر ہم سے بحث کرتا ہے یا جھگڑتا ہے، تو ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ خدارا! اسے کوئی عام دکانداری یا کاروبار مت سمجھیں، علم کی کوئی قیمت نہیں ہوتی لیکن علم کو آپ تک پہنچانے والے اس نظام کو چلانے کے لیے وسائل درکار ہوتے ہیں۔

ہم آپ سے کوئی چندہ یا عطیہ نہیں مانگ رہے، ہم صرف یہ گزارش کرتے ہیں کہ مہینے میں کم از کم ایک بار ہمارے ادارے سے کوئی ایک سروس حاصل کریں، ہماری کوئی ایک کتاب خریدیں، یا ہماری معمولی سی فیس ادا کر کے ہمارے کسی کورس کا حصہ بنیں۔ آپ کی یہ چھوٹی سی سرمایہ کاری ہمارے لیے وہ آکسیجن ہے جو اس پورے نظام کو زندہ رکھے گی اور ہماری ٹیم کے چولہے جلاتی رہے گی۔

آیئے، آج اس مبارک مہینے میں ہمارے ساتھ تعاون کا عہد کریں۔ آپ ہمارا بازو بنیں، ہم آپ کو وہ ہیرے اور گوہرِ نایاب لا کر دیں گے جو آپ کے سکول کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیں گے۔ جس طرح آپ اپنے ادارے کو چلانے کے لیے فیس لیتے ہیں، اسی طرح ہماری خدمات کی معمولی فیس خوش دلی سے ادا کر کے ہمارے اس عظیم اور تعلیمی مشن میں ہمارے سچے ساتھی اور دست و بازو بن جائیں۔

والسلام حافظ اسامہ رہبری

گروپ لیڈر رہبر تعلیم

رہبر تعلیم

15 روزہ میگزین میں اشتہار اور مضامین کے لیے رابطہ کریں

03000800201

Our Other Publications

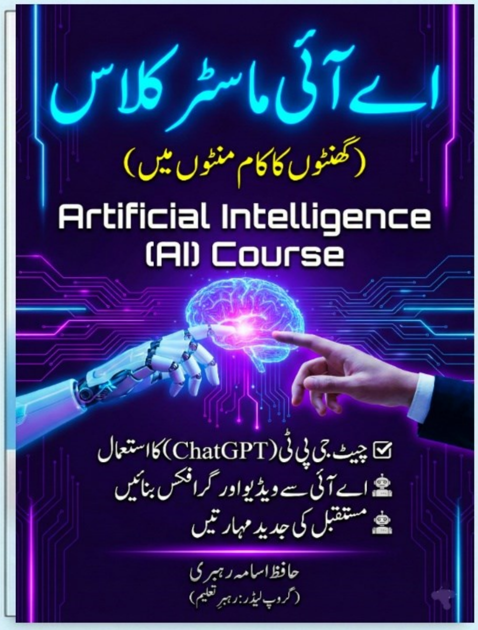

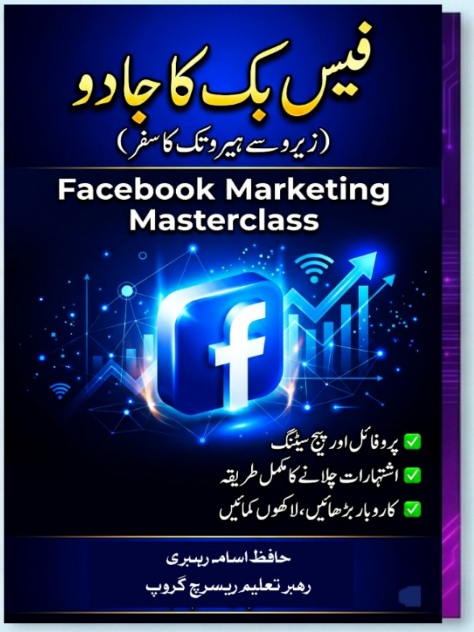

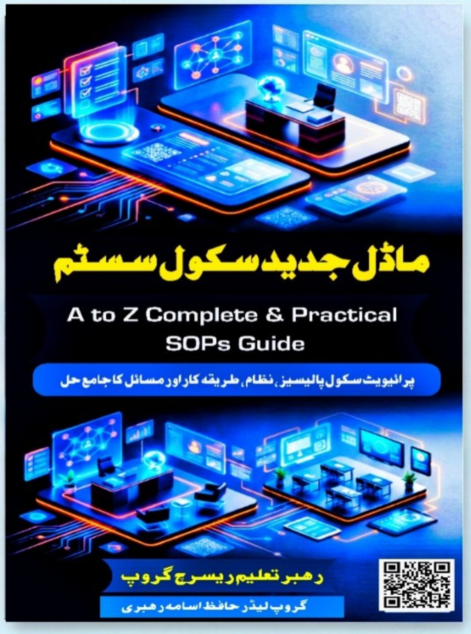

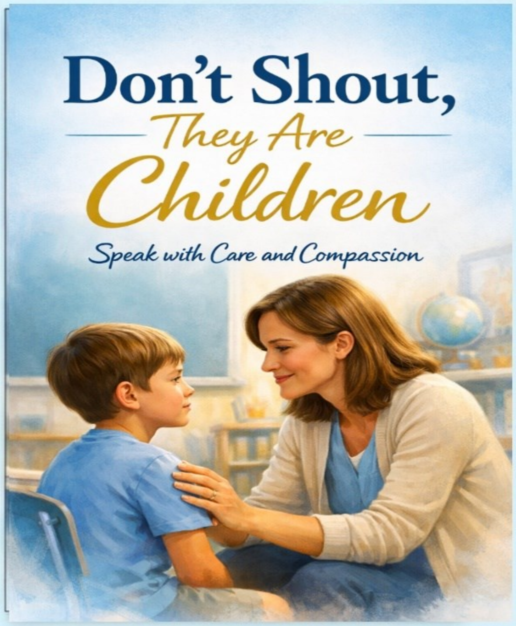

Publisher & Contact

Address: Near Iqbal Stadium, Faisalabad

Phone: 0300-0800201

Website: www.rahberetaleem.com